سوال

(234) صدقہ بلا تعیین ایام جو کھانا کھلایا جائے اس میں کچھ ثواب نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ میت کے واسطے بطریق صدقہ بلا تعیین ایام جو کھانا کھلایا جائے اس میں کچھ ثواب نہیں ہے کیونکہ اس کا حکم حدیث میں نہیں ہے ۔ عمرو کہتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں صاف آچکا ہے کہ صدقہ سے البتہ میت کو ثواب ہے ۔ افلھا اجران تصدقت عنہ قال نعم[1] اور کھانے کا صدقہ کی قسم سے ہونا احادیث سے ظاہر ہے ۔ انسؓ سے روایت ہے ۔ قال[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا رواہ البیہقی (مشکوۃ شریف) اور جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں بروایت طبرانی اس طرح ذکر کیا ہے ۔ افلھا[3] اجران تصدقت عنہا قال نعم ولو بکراع شاۃ محرق پس سوال یہ ہے کہ عمرو کا یہ قول کہ جو کھانا کہ بلا تعیین ایام بطریق صدقہ کھلایا جاتا ہے اس میں میت کو ثواب ہے حق ہے یا زید کا یہ قول کہ اس میں ثواب نہیں ہے حق ہے ۔ بینوا توجروا۔

---

[1] اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو کوئی ثواب پہنچے گا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے آدمی کو کھانا کھلا دے ۔

[3] اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا : ہاں ۔ اگرچہ بکری کی جلی ہوئی کھری ہی کیوں نہ ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرو کا قول حق ہے ۔ بے شک میت کے واسطے جو کھانا بلا تعیین ایام وبلا آمیزش کسی بدعت کے بطور صدقہ کے فقرا ومساکین کو کھلایا جائے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے کیونکہ میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا ثواب میت کو بلا شبہ پہنچتا ہے اور میت کے واسطے فقرا ومساکین کو کھانا کھلانا بھی میت کی طرف سے صدقہ کرنا ہے لہٰذا اس کا بھی ثواب میت کو پہنچے گا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔ حررہ العبد العاجز عین الدین عفی عنہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

جلد01 ص722

محدث فتویٰ